سورة الضحىٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ الضُّحٰى ۙ ﴿۱﴾ وَ الَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ۙ ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ؕ ﴿۳﴾ وَ لَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ؕ ﴿۴﴾ وَ لَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ؕ ﴿۵﴾ اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى ۪ ﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪ ﴿۷﴾ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى ؕ ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

......مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ

سنن ابوداؤد:جلد سوم:حدیث نمبر 1389

حضرت انس (رض) سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ اس نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہو اور آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو (پہلے) یہاں تک کہ وہی خود اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا

سورۃ الضحی

- سورۃ کا نام الضُّحٰی ہے اور یہی اس سورۃ کا پہلا لفظ ہے
- مکی سورت ۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی
- یہ پوری سورت نبی ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے
- اس میں آپ ﷺ کے لئے تسلی، تسکین اور اطمینان ہے
- الضُّحٰی اور اگلی سورۃ (الم نشرح) مضامین کے اعتبار سے جوڑا ہیں
- ان دو سورتوں میں نبی ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس مشن پر مامور فرمایا ہے اس میں آپ فائز المرام ہوں گے۔ راہ میں جو رکاوٹیں اس وقت نظر آرہی ہیں۔ وہ سب دور ہو جائیں گی
- ان دونوں کا موضوع آپؐ کو تسلی اور آیندہ ایک بڑی کامیابی کی بشارت ہے

سورة الضحی

- ابتدائے بعثت میں حضور ﷺ پر نزول وحی کا سلسلہ کچھ عرصہ جاری رہا اور پھر اچانک رُک گیا۔ (فترتِ وحی)
- اس پر مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ محمد (ﷺ) کو اس کے رب نے چھوڑ دیا ہے، اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔
- امام رازیؒ نے سورۃ الیل کو سورۃ ابوبکر صدیقؓ کہا ہے اور سورۃ والضحیٰ کو سورۃ محمد ﷺ کہا ہے
- اس میں آپ ﷺ کی عظیم شخصیت کے اہم ترین اوصاف اور ان انعامات کی تفصیل ہے جن سے آپ ﷺ کی ذات اقدس کو نوازا گیا

سورۃ الضحی

آیات ۱ تا ۵

دن اور رات کی قسموں سے استشہاد
وحی کا وقفہ عارضی ہے آپؐ کا
مستقبل شاندار ہوگا

آیات ۶ تا ۸

آپؐ کے اس وقت تک
کے ماضی سے آپ
کے شاندار مستقبل پر
استدلال

آیات ۹ تا ۱۱

سماجی عدل و انصاف کے
علمبردار بننے کی ہدایت
اللہ کی نعمتوں کے بیان
اور شکر کی ہدایت

وَالضُّحٰى ۙ ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ ﴿۲﴾

وَالضُّحٰى - قسم دھوپ چڑھتے وقت کی

- ضُحٰی : سورج نکل کر دھوپ کے پھیل جانے کا وقت
- اس لفظ کا اطلاق اُس وقت پر بھی ہوتا ہے اور دھوپ پر بھی

وَالَّيْلِ - اور قسم ہے رات کی

اِذَا سَجٰى - جب وہ چھا جائے

- سَجَا يَسْجُو ٹھہرنا، پُرسکون ہونا
- رات کا پرسکون ہونا، سنسان ہونا، خاموش ہونا۔ پھر اس سے مراد- رات کا چھا جانا

تاریکی (اندھیرا) چھاجانے کے لیئے قران میں الفاظ

1. عَسْعَسَ : شام کا دھندلکا ھونا , سورج غروب ہونے کے بعد کا اندھیرا

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ 81/17

2. غسَق : شفق غائب ہونے کے بعد کا (ابتدائی) اندھیرا

أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ 78/17

3. غطَش: اتنی تاریکی جس میں دُھندلا نظر آئے وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا 79/29

4. وَقَبَ : ایسی تاریکی جس میں اشیاء غائب ہو جائیں (گڑھے میں داخل ہو کر غائب ہو نا) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ

5. اَظلَمَ : اندھیرے کے لیئے عام لفظ چاہے رات سے ہو یا بادلوں وغیرہ کی وجہ سے

وَالضُّحٰى ۙ ① وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ ②
قسم ہے روز روشن کی
اور رات کی جبکہ وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے
By the Glorious Morning Light,
And by the Night when it is still,
محمد اقبال

وَالضُّحٰى ۙ ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ ﴿۲﴾

آفاق سے شہادت

- جس طرح اس دنیا کی مادی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیئے دن کی حرارت وروشنی کی ضرورت ہے اور رات کی خنکی اور تاریکی کی بھی اسی طرح انسانی فطرت کے مخفی جواہر کو اجاگر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان عسر اور یسر، دکھ اور سکھ، رنج اور راحت، دونوں طرح کے حالات سے گزارا جائے
- جو لوگ زندگی کی تربیت میں امتحانوں کا مقام سمجھتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کی اعلیٰ صلاحیتیں ان سے پروان چڑھتی ہیں
- اور جو اس حکمت سے ناواقف ہوتے ہیں یا اپنی پست ہمتی کے سبب سے ان سے وہ فائدہ نہیں اٹھاتے وہ ان مقام بلند مقامات سے محروم رہتے ہیں

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ؕ ﴿۳﴾ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ ﴿۴﴾

مَا وَدَّعَكَ - نہیں چھوڑا آپ کو

- وَدَّعَ يُوَدِّعُ چھوڑنا، قطع تعلق کرنا
- ودع کسی چیز کو پر سکون طریقے سے چھوڑ دینا
- ودیعت وہ امانت جو کسی کے پاس رکھی جائے، جس میں سکون اور ٹھہراؤ ہو

اردو میں: وداع، الوداع، ودیعت

رَبُّكَ - آپ کے رب نے

وَمَا قَلٰى - اور نہ خفا ہوا

قَلٰى يَقْلٰى کسی کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ ﴿۴﴾

وَلَلْاٰخِرَةُ - اور یقیناً بعد میں آنے والی (حالت) لَ : لام تاکید

خَيْرٌ - بہتر ہے

لَّكَ - آپ کے لیئے

مِنَ الْاُوْلٰى - پہلی (حالت) سے

- یہاں اٰخرۃ اور اُولٰی کے الفاظ دنیا اور آخرت کے اصطلاحی مفہوم میں نہیں بلکہ عام مفہوم میں ہیں۔ یعنی دعوت کے آخری دور اور ابتدائی دور کے یا دعوت کے موجودہ دور اور اس کے مستقبل کے مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾
(اے نبیؐ) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ
ناراض ہوا - اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے
بہتر ہے
Your Guardian-Lord has not forsaken you, nor is
He displeased. And verily the latter portion will be
better for you than the former

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۳

- نزول وحی کے انقطاع سے جو صورتحال پیدا ہوئی جس میں کفارِ مکہ آپؐ کو یہ طعنے دینے لگے کہ لگتا ہے تمہارے خدا نے تمہیں چھوڑ دیا ہے اور اندیشے لاحق ہونے لگے اس وقت تسلی کے اس بحر بے کراں کا نزول ہوا
- اس وقت جس امتحان سے آپؐ گزر رہے ہیں وہ خدا کی طرف سے کسی بے التفاقی یا آپؐ پر کسی عتاب کے سبب سے نہیں پیش آیا ہے بلکہ یہ اسی امتحان کا ایک حصہ ہے جو انسان کی روحانی و اخلاقی تربیت کے لئے ضروری ہے
- جس طرح نظام کائنات میں دن کے اجالے کے ساتھ رات کی تاریکی کا وجود ناگزیر اور دن کے بعد رات کا آنا ضروری۔ اسی طرح نفس انسانی کے لیے بسط وکشاد کے ساتھ ساتھ "انقباض" کی کیفیت سے آشنا ہونا بھی ضروری ہے

وَ لَلۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ ﴿۴﴾
یقینا ہر آنے والی گھڑی آپ ﷺ کے لیے پہلی سے (بدرجہا) بہتر ہے
آپ ﷺ پر آپ ﷺ کے رب کے لطف و کرم اور انعام واحسان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ ہر آنے والا وقت گزشتہ حالات سے بہتر ہو گا
اس ایک جملہ میں کفار کے طعن و تشنیع اور الزام تراشیوں کا بھی سد باب کر دیا گیا اور اسلام کے درخشاں مستقبل کے بارے میں بھی نوید جانفزا بھی سنادی گئی۔
یہ خوشخبری اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو ایسی حالت میں دی تھی جبکہ چند مٹھی بھر آدمی آپ کے ساتھ تھے ساری قوم آپکی مخالف تھی بظاہر کامیابی کے آثار دور دور کہیں نظر نہ آتے تھے ـــ یہ کتنی بڑی خوشخبری تھی اسکا اندازہ کرنا مشکل

وَ لَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰىؕ ﴿۴﴾

- وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أُرِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – مَا يَفْتَحِ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِهِ بَعْدَهُ فَسُرَّ بِذَلِكَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِقَوْلِهِ : وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى
- حضور ﷺ کے بعد امت جو فتوحات کرے گی وہ سب کی سب حضور ﷺ کو دکھائی گئیں جسے دیکھ کر حضور بہت مسرر ہوئے۔ اسی وقت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے وللاخرۃ خیرلك من الاولی
- یعنی ہماری نوازشات صرف ان فتوحات ہی میں منحصر نہیں بلکہ آپ کی ہر آنے والی شان پہلی شان سے اعلی و بالا ہوگی۔ (قرطبیؒ)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ ۝٥

وَلَسَوْفَ - اور یقیناً عنقریب

سَوْفَ : حرف استقبال

دوسرا حرفِ استقبال - س

مستقبل قریب کے لیئے

يُعْطِيْكَ - عطا کرے گا آپ کو

أَعْطَى يُعْطِي عَطَاءً دینا، عطا کرنا

رَبُّكَ - آپ کا رب

فَتَرْضٰى - تو آپ راضی ہو جائیں گے

وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰیؕ ﴿۵﴾
اور عنقریب آپ کا رآپ کو اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے
And soon will your Guardian-Lord give you (that wherewith) you shall be well-pleased.
محمد اقبال

وَ لَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰىؕ ۝۵

- اس سے پہلے یہ فرمایا گیا کہ آپ کی آنے والی ہر گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہو گی اور اب اس میں مزید کہ آنے والا دور آپؐ کے لیئے اس قدر امید افزاء اور فرحت بخش ہو گا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے انعامات پر شاداں وفرحاں ہو جائیں گے "سوف" سے واضح کہ یہ بہت جلد ہو گا
- آپؐ دین حق کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لیے تشریف لائے اور اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے نام اور پیغام کو عام کرنا آپ کے پیش نظر تھا
- یہ کیسے ممکن تھا کہ اس مقصد کو پورا کیے بغیر آپؐ کی خوشیاں تمام ہو جائیں اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ چند ہی سالوں میں سارا ملک عرب جنوبی سواحل سے لے کر شمال میں سلطنتِ روم کی شامی اور سلطنتِ فارس کی عراقی سرحدوں تک اور مشرق میں خلیجِ فارس سے لے کر مغرب میں بحر احمر تک آپ کے زیر نگیں ہو گیا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ٥
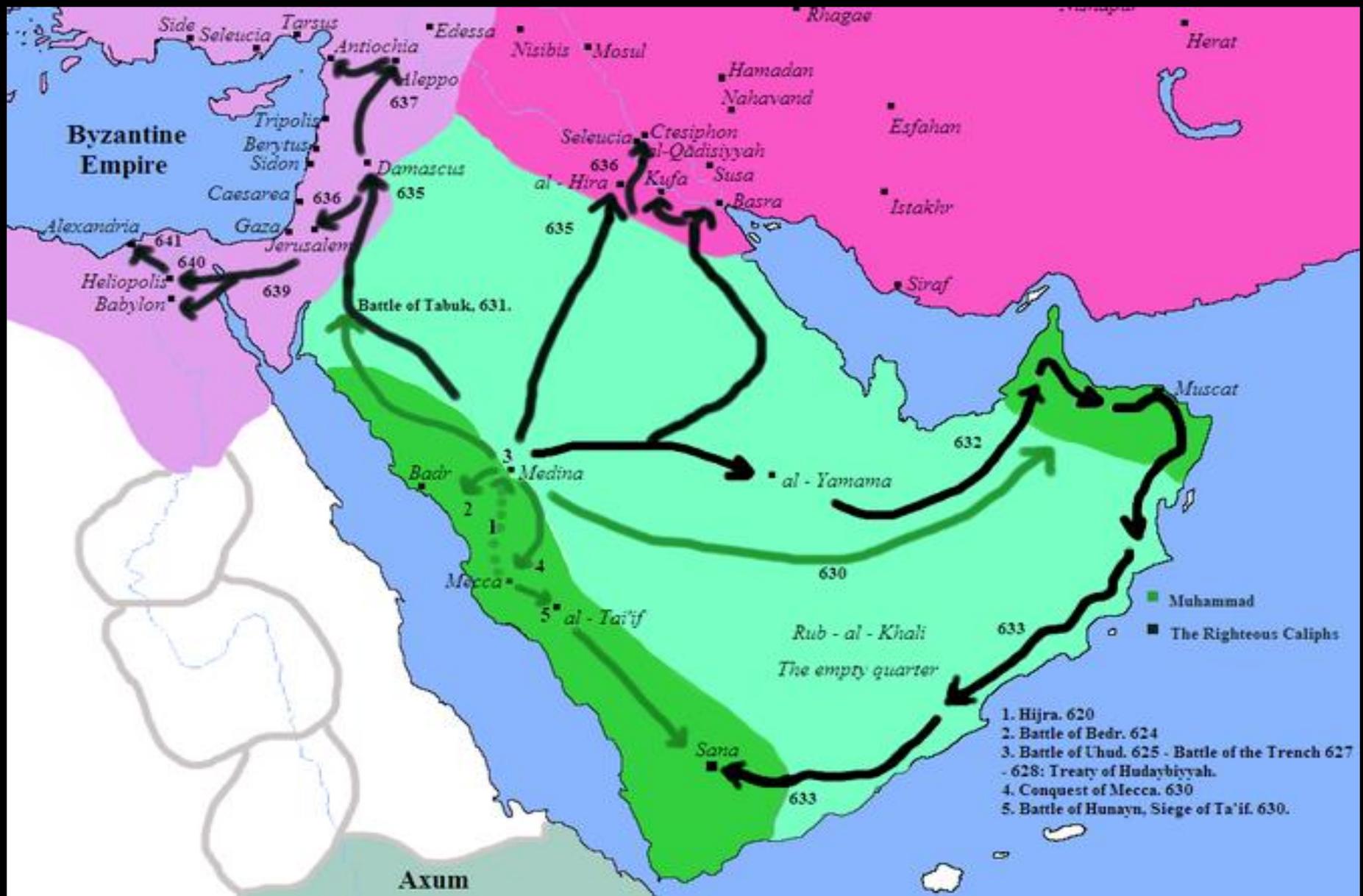
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۠ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۠ ﴿٧﴾

اَلَمْ - کیا نہیں

يَجِدْكَ - اس نے نہیں پایا آپ ﷺ کو

○ وَجَدَ يَجِدُ پانا ، کسی چیز کو موجود دیکھنا

○ اردو میں : وجد، وجدان، وجود، موجود ، واجد ، موجودات

يَتِيْمًا - ایک یتیم

فَاٰوٰى - تو ٹھکانہ دیا

آوَى يُئْوِي کسی کے ساتھ مل جانا تاکہ خطرہ وغیرہ سے پناہ حاصل ہو

○ ماوٰی (ملجا وماوٰی) - جائے پناہ

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۖ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۖ ﴿٧﴾

وَوَجَدَكَ - اور اس نے پایا آپؐ کو

ضَآلًّا - راہ تلاش کرنے والا

- ضَلَّ يَضِلُّ راہ گم کرنا، تلاش میں پھرنا، ضائع ہونا، غفلت میں پڑنا، گمراہ ہونا (لغت میں ۱۲ معانی)
- ضَالّ (اسم فاعل) راہ گم کردہ، تلاش میں پھرنے والا، گمراہ....
- اسکا متضاد هَاد راستہ پالینے والا....

فَهَدٰى - تو ہدایت دی

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۖ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى ۖ ﴿٧﴾
کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا پھر جگہ دی
اور آپ کو ناواقفِ راہ پایا تو راستہ دکھایا
Did He not find thee an orphan and give thee shelter (and care)?
And He found thee wandering, and He gave thee guidance.

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى ۚ ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ۚ ﴿۹﴾

وَوَجَدَكَ - اور اس نے پایا آپؐ کو

عَآئِلًا - تنگ دست

عَالَ يَعِيْلُ نادار ہونا	عائلا عیالدار، نادار

فَاَغۡنٰى - تو غنی کر دیا

فَاَمَّا - تو جہاں تک (ہے)

الۡيَتِيۡمَ - یتیم

فَلَا تَقۡهَرۡ - نہ سختی کر (اس پر)

- قَهَرَ يَقْهَرُ قَهْراً مغلوب کرنا، سختی کرنا، دبانا
- اردو میں : قہر، قاہر، مقہور ، القھار (اللہ کا صفاتی نام)

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا
تَقْهَرْ ﴿٩﴾
اور اس نے آپ کو تنگدست پایا پھر غنی کر دیا
لہٰذا یتیم پر سختی نہ کریں
And He found thee in need, and made thee independent.
Therefore, treat not the orphan with harshness

آیات 6 تا 9

- آپؐ کی زندگی کے بعض ان مراحل کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو بعثت سے پہلے یا ابتدائے بعثت میں آپ کو پیش آئے اور جو بظاہر کٹھن تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے آپؐ کو نکالا اور اس طرح نکالا کہ دنیا کی راہیں بھی آپ کے لئے فراخ ہوئیں اور روحانی فتوحات کے دروازے بھی کھلے
- پیشگوئیوں کو محسوس شکل میں دکھاتے ہوئے احسانات کا ذکر
- آپؐ یتیم پیدا ہوئے اللہ نے محض اپنی رحمت سے آپؐ کی پرورش اور خبر گیری کا بہترین انتظام فرمادیا۔ آپؐ حالات کے بگاڑ پر کڑھتے تھے لوگوں کی گمراہیوں سے دل گرفتہ ہوتے تھے لیکن آپؐ صحیح راستہ سے بیخبر تھے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس راستے سے باخبر کیا اور نبوت عطا فرمائی۔ آپؐ نادار تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی مالداری کے اسباب پیدا فرمادیئے۔

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ؑ

وَ اَمَّا - اور جو ہے

السَّآئِلَ - سوال کرنے والا

- سائل : ۱- مدد مانگنے والا (حاجت مند) ۲- دین کی بات پوچھنے والا

فَلَا تَنۡهَرۡ - پس اس کو نہ جھڑک

نَهَرَ پانی کا بہنا، جھڑکنا

وَ اَمَّا -اور جو ہے

بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ - نعمت آپ کے رب کی

فَحَدِّثۡ - پس اس کو بیان کیجیئے

حَدَّثَ يُحَدِّثُ بیان کرنا

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾
اور سائل کو نہ جھڑکو
اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا
Nor repulse the petitioner (unheard);
But the bounty of the Lord - rehearse and proclaim!
محمد اقبال

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کا طریقہ سکھایا گیا اور اس کی ترغیب دی گئی ۔ خلق خدا کے ساتھ آپ کو کیا برتاؤ کرنا چاہیے، اس کا بھی سلیقہ عطا فرمایا گیا۔ اور مزید جو نعمتیں آپؐ پر ہونے والی ہیں ان پر بھی ادائے شکر کی تلقین کی گئی
- جو حاجت مند آپ کے دروازے پر مدد مانگنے کے لیے آئے آپ اس کی مدد کر سکتے ہیں تو کر دیجئے۔ اور اگر حالات ایسے ہیں کہ آپ اس کی مدد نہیں کر سکتے تو نرمی کے ساتھ معذرت کر دیجیئے۔ مگر کسی حال میں بھی اسے ڈانٹ ڈپٹ نہ کیجیے اور جھڑک کر دور نہ ہٹایئے
- یہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکر کے طور پر ہے کہ آپؐ نادار تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مالدار کر دیا

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

اس ہدایت الٰہی کا نتیجہ ؟

- آپ ﷺ نے زندگی بھر کبھی کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا
- پاس ہوا تو عطا کر دیا اور نہ ہوا تو فرمایا کہ میرے نام پر قرض لے لو، میں ادا کر دوں گا۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ اپنی چادر دے دی یا قمیض اتار کر نذر کر دی۔ "نہ" آپ ﷺ کی زبان پر کبھی نہ آیا
- اس طرح اگر سائل (پوچھنے والے، یعنی دین کا کوئی مسئلہ یا حکم دریافت کرنے والے کے معنی میں ہو) اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص خواہ کیسا ہی جاہل اور اجڈ ہو، اور بظاہر خواہ کتنے ہی نا معقول طریقے سے سوال کرے یا اپنے ذہن کی الجھن پیش کرے، شفقت کے ساتھ اسے جواب دیں اور علم کا زعم رکھنے والے بدمزاج لوگوں کی طرح اسے جھڑک کر دور نہ کریں

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

- ہمارے اوپر اللہ کی نعمتیں اور ان کا حق
  - ایمان کی نعمت
  - قران کی نعمت
  - صحت اور تندرستی کی نعمت
  - جوانی کی نعمت
  - صحیح اعضاء و جوارع کی نعمت
  - سوچنے اور سمجھنے کی نعمت
  - فیصلہ کرنے کی نعمت

.......................! ان نعمتوں کا تقاضا کیا ہے؟